فون نمبر ۹۰۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیگرام ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۹ محرم ۱۳۸۹ھ | ۲۸ امان ۱۳۴۸ ہش | ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۷۱

اخبار احمدیہ

۔۰ ربوہ ۲۷ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالےٰ پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔ لیکن کھانسی کی کچھ تکلیف ابھی چل رہی ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

۔۰ ربوہ ۲۷ امان ۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں

۔۰ ربوہ ۲۷ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آج صبح کل کی نسبت بہتر ہے ۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔ کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے ۔ آمین

۔۰ ربوہ ۲۷ امان حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے البتہ پاؤں میں تکلیف ہے ۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ وعاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں ؛

۔۰ لاہور ۔ عزیز جعفر احمد خاں سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خاں صاحب کی حالت تا حال پہلے جیسی ہی ہے ۔ قوت گویائی بحال نہیں ہوئی ۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

۔۰ ربوہ ۲۷ امان ۔ محترم مرزا عبد الحمید صاحب قادیانی پنشنر کلرک بیت المال بند کشش پیشاب کی وجہ سے کئی دنوں سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل وکرم سے انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے اور عمر دراز سے نوازے ۔ آمین

مکرم علیم الدین صاحب آف سرگودھا بہت بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض اپریشن داخل ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے ۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکمیلِ ایمان کا پہلا زینہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جانا ہے

اس کیلئے ضروری ہے کہ انسان کا دل ہر نوع کی بدی سے بکلی سرد ہو جائے

"قرآن شریف میں ایک جگہ ذکر کیا ہے کہ دو حالتیں ہوتی ہیں ۔ ایک حالت تو وہ ہوتی ہے کہ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ۔ یعنی ایسا شربت پی لیتے ہیں جس کی ملونی کافور ہو ۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ دنیا کی محبت سے دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے ۔ کافور ٹھنڈی چیز ہے اور زہروں کو دبا لیتا ہے ہیضہ اور وبائی امراض کے لئے مفید ہے ۔ پس پہلا مرتبہ تقوےٰ کا وہ ہے جس کو استعارہ کے رنگ میں یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا کہا گیا ایسے لوگ جو کافوری شربت پی لیتے ہیں ان کے دل ہر قسم کی خیانت ، ظلم ، ہر نوع کی بدی اور بُرے قوٰے سے ٹھنڈے ہوتے ہیں اور یہ بات ان میں طبعاً اور فطرتاً پیدا ہوتی ہے نہ کہ تکلّف سے ۔ وہ ہر قسم کی بدیوں سے بیزار ہو جاتے ہیں ۔ یہ سچ ہے کہ یہ معمولی بات نہیں ۔ بدیوں کا چھوڑ دینا آسان نہیں ۔ انجیل کا اکثر حصہ اسی سے پُر ہے کہ بُرے کام نہ کرو ۔ مگر یہ پہلا زینہ ہے تکمیلِ ایمان کا ۔ اسی پر قانع نہیں ہو جانا چاہیئے ۔ ہاں اگر انسان اس پر عمل کرے اور بدیوں کو چھوڑ دے تو دوسرے حصہ کے لئے اللہ تعالےٰ آپ ہی مدد دیتا ہے ۔ یہ بات انسان منہ سے تو کہہ سکتا ہے کہ میں بدیوں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جب مختلف قسم کے بُرے کام سامنے آتے ہیں تو بدن کانپ جاتا ہے ۔

بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں ۔ مثلاً جھوٹ بولنا ، زنا کرنا ، خیانت ، جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق ، شرک کرنا وغیرہ ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں ۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے ۔ مثلاً گلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے ۔ ایسے لوگ اسکو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں ۔ حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بُرا قرار دیا ہے ۔ چنانچہ فرمایا ہے ۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ ۔ خدا تعالےٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو ۔ اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۲۷۲-۲۷۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۸ امان ۱۳۴۸ ش

جسمانی صفائی اور روحانیت

ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے واضح کیا تھا کہ اسلام اخلاق کی تربیت کے لئے سب سے پہلے انسان کے ظاہری حالات کو لیتا ہے۔ اور ان میں اصلاح کرتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"غرض یہ قرآن شریف کی پہلی اصلاح ہے جس میں انسان کی طبعی حالتوں کو وحشیانہ طریقوں سے کھینچ کر انسانیت کے لوازم اور تہذیب کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس تعلیم میں ابھی اعلیٰ اخلاق کا کچھ ذکر نہیں۔ صرف انسانیت کے آداب ہیں اور ہم لکھ چکے ہیں کہ اس تعلیم کی یہ ضرورت پیش آئی تھی کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کی اصلاح کے لئے آئے تھے وہ وحشیانہ حالت میں سب قوموں سے بڑھی ہوئی تھی۔ کسی پہلو میں انسانیت کا طریق ان میں قائم نہیں رہا تھا۔ پس ضرور تھا کہ سب سے پہلے انسانیت کے ظاہری آداب ان کو سکھائے جاتے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۴۹-۵۰)

ظاہر ہے کہ جب تک انسان کی جسمانی حالت صاف ستھری نہ ہو۔ ذہنی حالت اور روحانی حالت بھی کماحقہ صحیح نہیں ہو سکتی۔ جسم اور روح کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ انسان کے دل میں جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ انسان کے چہرہ پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جسمانی اوضاع کا روح پر بہت قوی اثر ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے طبعی افعال گو بظاہر جسمانی ہیں۔ مگر ہماری روحانی حالتوں پر ضرور ان کا اثر ہے۔ مثلاً جب ہماری آنکھیں رونا شروع کریں اور گو تکلف سے ہی رو دیں۔ مگر فی الفور ان آنسوؤں کا ایک شعلہ اٹھ کر دل پر جا پڑتا ہے۔ تب دل بھی آنکھوں کی پیروی کر کے غمگین ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی جب ہم تکلف سے ہنسنا شروع کریں تو دل میں بھی ایک انبساط پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جسمانی سجدہ بھی روح میں خشوع اور عاجزی کی حالت پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابل پر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ جب ہم گردن کو اونچی کھینچ کر اور چھاتی کو ابھار کر چلیں تو یہ وضع رفتار ہم میں ایک قسم کا تکبر اور خود بینی پیدا کرتی ہے۔ تو ان نمونوں سے پورے انکشاف کے ساتھ کھل جاتا ہے کہ بے شک جسمانی اوضاع کا روحانی حالتوں پر اثر ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۲۵)

اس سے واضح ہے کہ روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ انسانی جسم کی بھی کماحقہ صفائی رکھی جاوے۔ جو لوگ نشہ وغیرہ کے ذریعہ نہایت گندی فضا میں رہ کر اور اپنے جسم کو گندگی سے آلودہ کر کے یہ تصور دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ وہ روحانی مقام پر فائز ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اگر انسان کا جسم اور ماحول صاف نہیں۔ تو اس کا ذہن اور روح بھی صاف ستھری نہیں رہ سکتی۔ ایسے ذہن میں پاکیزہ خیالات کس طرح بار پا سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سب سے پہلے انسانی جسم کی صفائی اور طہارت پر بڑا زور دیتا ہے۔ وہ انسان کو نہ صرف اپنے جسم کو پاک و صاف رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ بلکہ کپڑے وغیرہ بھی صاف ستھرے پہننے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور تاکید کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو تو تمہارا جسم تمہارے کپڑے تمام قسم کی گندگی سے پاک ہونے چاہئیں بلکہ اس سے بڑھ کر وہ یہ بھی ہدایت دیتا ہے نہ صرف یہ کہ بدبودار چیزیں مثلاً مولی اور پیاز کھا کر مسجد میں نہ جاؤ بلکہ تلقین کرتا ہے کہ خوشبو لگا کر جاؤ۔ چنانچہ سیدنا

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نیکی کے مختلف راستے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ: اِذَا لَقِیْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ۔ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهٗ، وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ

(بخاری کتاب الاستیذان)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں

(۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار ہو جائے تو اسکی عیادت کرنا

(۳) فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا

(۴) اس کی دعوت قبول کرنا

(۵) اور اگر وہ چھینک مارے اور الحمد للہ کہے تو اس کی چھینک کا جواب (یَرْحَمُكَ اللّٰہ کی دعا کے ساتھ) دینا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں جو آیا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (پارہ ۲۹) کہ ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔

انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے۔ وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (پارہ ۲) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں۔ میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔ اگر انسان اسے ترک کر دے اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے۔ تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹک سکتی۔ پس یاد رکھو ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کے دن ضرور غسل کرے۔ ہر نماز میں وضو کرے۔ جماعت کھڑی ہو تو خوشبو لگائے۔ عیدین اور جمعہ میں جو خوشبو لگانے کا حکم ہے۔ وہ اسی بناء پر قائم ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت (زہر) اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ نے زندگی میں یہ قانون مقرر کیا ہے۔ ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔"

(ملفوظات حصہ اول ص ۲۵۰، ص ۲۵۱)

انگلستان اور ہالینڈ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقاریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام تہنیت

مختلف ممالک کے مسلمانوں کے ایمان افروز اجتماع

انگلستان میں عید کی مبارک تقریب

(مکرم لئیق احمد صاحب طاہر)

امسال عید قربان انگلستان میں جماعت ہائے احمدیہ اور دیگر مسلمانوں نے مورخہ ۲۷ تبلیغ بروز جمعرات منائی۔ سردی غیر معمولی تھی۔ موسم انتہائی خنک تھا عید سے چند روز قبل بار بار برف باری ہو چکی تھی۔ سکاٹ لینڈ میں خصوصاً برف باری غیر معمولی طور پر ہوئی تھی۔ اس شدید سردی میں کھلے میدان میں نمازِ عید پڑھانے کا امکان نہیں تھا لیکن دوسری طرف تمام بڑے بڑے ہال پہلے ہی بُک ہو چکے تھے۔ تمام جماعتوں کو اطلاع کی جا چکی تھی کہ عید سے چند روز قبل عید گاہ کے بارے میں آخری فیصلہ سے مطلع کیا جائے گا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے عید سے چند روز قبل بمشکل وقت ''انڈزورتھ ٹاؤن ہال'' چند گھنٹوں کے لئے کرایہ پر مل گیا۔ ہال میں تقریباً سولہ صد افراد کی گنجائش تھی۔ اتنے ہی افراد کے لئے چائے کا وسیع انتظام کرنا تھا۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کے استقبال کے انتظامات کئے گئے۔ ہال میں ایک وسیع بُک سٹال کا بہت قرینہ سے انتظام کیا گیا۔

تمام غیر ملکی اور زیرِ تبلیغ افراد کو تبلیغی عید کارڈ بھجوائے گئے اور فرداً فرداً تمام افرادِ جماعت کو عید کے اس پروگرام سے مطلع کیا گیا۔

گلاسگو میں نمازِ عید مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ سکاٹ لینڈ نے پڑھائی اور قربانی کا فلسفہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور میں یہ عہد کرتے ہیں

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ
وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

کہ ہماری نمازیں اور قربانیاں اور زندگی اور موت صرف رب العٰلمین کے لئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ دعویٰ کرنا بہت آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے عہد کریں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں مدِنظر رکھیں۔

پریسٹن۔ برمنگھم۔ بریڈ فورڈ۔ لیڈز۔ ہڈرسفیلڈ۔ اور برسٹل میں بھی نمازِ عید باجماعت ادا کی گئی۔

لندن میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازِ عید بہت کامیاب رہی۔ تقریباً سولہ سَو افراد نے شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ یہ تعطیل کا دن نہ تھا حاضری بہت خوشکن تھی۔ خطبہ عید میں خاکسار نے تمام جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامی الفاظ میں مبارکباد دی ؎

''ساقیا آمدن عید مبارک بادت''

تاریخ حج بیان کرنے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ پیغام پہنچایا کہ ہماری حقیقی عید اس وقت ہوگی جب لوائے اسلام ساری دنیا میں لہرایا جائے گا۔

خاکسار نے اس موقع پر احباب کو توجہ دلائی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے دو سال قبل اسی ہال میں ''وقفِ عارضی'' کی جو تحریک فرمائی تھی اس کی طرف ابھی مزید توجہ کی ضرورت ہے۔

ازاں بعد خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عید مبارک کا پیغام جو ایک روز قبل بذریعہ تار موصول ہوا تھا احبابِ جماعت کو پڑھ کر سنایا۔ پیغام کا ترجمہ یہ ہے:۔

''تمام احبابِ جماعتِ احمدیہ
انگلستان کو السلام علیکم اور
عید مبارک۔ خدا تعالیٰ آپ کو
عید الاضحیٰ کی اہمیت اور اسکے
مقاصد سمجھنے کی پوری توفیق
عطا فرما دے۔ آمین''

حضور ایدہ اللہ کے اس پُر شفقت پیغام اور دعا سے احباب کی خوشی دوبالا ہوگئی اور سب خوش و خرم اور مسرور ہوئے۔

عیدِ قربان کے موقع پر مرکزِ سلسلہ کی مطبوعہ کتب اور انگلستان مشن کی مطبوعات پر مشتمل بُک سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ ضرورتمند احباب کو مفت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

عید قربان کے بعد ہماری دوسری مصروفیت ''عید ملن پارٹی'' تھی۔ خاکسار نے اس موقع پر احمدی اور غیر احمدی زیرِ تبلیغ افراد کو دعوت نامے بھجوائے تھے چنانچہ مشن میں یہ تقریب مؤرخہ یکم مارچ کو عید الاضحیٰ کے تیسرے دن منعقد ہوئی۔ متعدد افراد شریکِ دعوت ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ہمیں تبلیغ کا موقع دیا۔ شام چھ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔

(۲)

ہالینڈ میں عید الاضحیٰ کی تقریب سعید

امسال بھی عید الاضحیٰ کی تقریب سعید ہالینڈ میں اسلامی محبت و اخوت کا پیغام لے کر آئی جو مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء کو اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد مبارک ہالینڈ میں مختلف رنگ و نسل کے مسلمانوں کا ایک ایمان افروز اجتماع ہوا۔

عید کا دعوت نامہ سارے ملک میں نزدیک و دور بھجوایا گیا بلکہ ملحقہ ملک بلجیئم میں احبابِ جماعت و دیگر مسلمان بھائیوں کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ اخبارات اور پریس اور ریڈیو وغیرہ کو بھی اطلاع دی گئی۔

مشن ہاؤس میں مسجد کے علاوہ دونوں ہال کمروں میں بھی نماز کی ادائیگی کے لئے انتظام کیا گیا۔ مہمانوں کا پہلا قافلہ قبل از نمازِ فجر مسجد میں آن پہنچا۔ یہ ہمارے ترک مسلمان بھائی تھے۔ خاکسار اور برادرم مکرم صلاح الدین خان صاحب نے ان کا استقبال کیا۔ پھر نمازِ فجر کا وقت ہونے پر ہم سب نے نمازِ فجر ادا کی۔ نماز کے اختتام پر مسجد کا ہال تکبیرات کے ورد سے گونج اٹھا اور سب لوگ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ
الْحَمْدُ۔

کا ترنم ریز نغمہ الاپنے لگے۔ نمازِ عید کا وقت ہونے تک مسجد لوگوں سے پُر ہوگئی۔

مختلف ممالک اور جدا جدا رنگ و نسل کے لوگ جمع تھے۔ ہالینڈ کے ڈچ احمدی دوستوں کے علاوہ پاکستان۔ سورینام۔ انڈونیشیا۔ افریقہ۔ مصر۔ ترکی۔ مراکو۔ الجیریا۔ وغیرہ کے مسلمانوں نے شرکت کی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطبہ عید

اس موقع پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ ہالینڈ میں ہی تشریف رکھتے تھے ہماری درخواست پر آپ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ خاکسار اپنے الفاظ میں استفادہ احباب کے لئے پیش خدمت کرتا ہے۔

آپ نے تشہد کے بعد فرمایا:۔

حج کے ایام میں لوگ مکہ معظمہ جاتے ہیں تاکہ ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن یعنی حج بیت اللہ کی تکمیل کر سکیں۔ بعض لوگ تو سواری پر جاتے ہیں لیکن بعض ہزاروں ہزار میل پیدل چل کر مکہ معظمہ پہنچتے ہیں تا اس حکمِ الٰہی پر عمل پیرا ہو سکیں۔ طوافِ کعبہ کریں۔ منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں جمع ہو کر عباداتِ حج بجا لائیں۔

حجِ کعبہ دراصل اسلام میں کوئی نئی چیز نہیں تھی۔ زمانہ قبل از اسلام میں بھی لوگ یہاں آیا کرتے تھے۔ اس مقام کے متعلق قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے:۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ

الخ

کہ خدائے واحد کی عبادت کے واسطے جو سب سے پہلا گھر تمام انسانوں کے لئے بنایا گیا وہ مکہ میں ہے۔

خانہ کعبہ کی بنیاد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے بھی پہلے رکھی گئی تھی۔ آپ نے اور آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اس کعبہ کو اس کی پہلی بنیادوں پر دوبارہ استوار کیا۔

خانہ کعبہ سب لوگوں کے لئے عبادت کا گھر مقرر ہونے میں ایک پیشگوئی بھی تھی کہ نسلِ انسانی پر ایک وقت ایسا آئیگا کہ نئے حالات کے تقاضوں کے مطابق اور تکمیلِ دین ہونے کے ساتھ ساری دنیا کے لوگ ایک خاندان اور ایک کنبہ کی صورت اختیار کر لیں گے تب یہ مرکز سب لوگوں کے لئے نقطۂ مرکزی ہوگا۔ اور نسلِ انسانی کی حفاظت اور بقا کا موجب بنے گا۔

آپ نے فرمایا:۔

آج کے دن لاکھوں مسلمان دنیا میں ہر جگہ مساجد اور میدانوں میں نمازِ عید کے لئے جمع ہوتے ہیں اور خانہ کعبہ کی طرف رُخ کئے ہوتے ہیں اس بات کے شاہد ہیں کہ یہ پیشگوئی کس شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔

آپ نے کہا آج اس مسجد (مسجد مبارک ہیگ) میں بھی ہمیں مختلف رنگ و نسل کے لوگ دکھائی دیتے ہیں جن کے ملک مختلف ہیں جن کی زبانیں جدا جدا ہیں جن کے رنگ الگ الگ ہیں لیکن ایک بات ان سب میں ایسی مشترک ہے کہ جس نے ان کو ایک برادری اور اخوت میں اکٹھا کر دیا ہے اور وہ خدائے عزّوجل کی عبادت اور اس کے نام کو بلند کرنا ہے۔

آپ نے احباب کو توجہ دلائی کہ اس اخوت و برادری میں ہمارے لئے یہ نہایت ہی اہم سبق موجود ہے کہ نسلِ انسانی کی حفاظت اور بقا اسی طریق میں مضمر ہے۔ خاص طور پر موجودہ زمانہ میں جبکہ انسان کا علم اور اسکی قانون فطرت پر تحقیق و تدقیق کی قوت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی ترقی پر ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہیں اور ان کے ذریعہ طاقت و قوت کے بڑے بڑے سرچشمے انسانی ہاتھوں میں سمٹتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف انسان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے حقیقی خالق و مالک کو بھولتا جا رہا ہے اور اس سے بے نیاز ہونے کی کوشش کر رہا ہے یہ ہمارے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر انسان کا یہی عالم رہا اور وہ اخلاق و روحانی اقدار سے گرتا چلا گیا تو یہ بات وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ پھر یہ ترقی یافتہ انسان اور اس کا تہذیب و تمدن تباہی کے مہیب غاروں میں جا گرے گا اور یہ سائنس کی بلند پروازیاں انسان کو موت کی گہرائیوں میں لے گریں گی۔

لیکن اگر انسان سنبھل جائے اور اپنے حقیقی خالق و مالک کو پہچان لے اور مادیت میں ترقی کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی ترقی کی طرف بھی پوری توجہ دے کر اس خلاء کو پُر کرلے تو یقین رکھیں کہ ہم سب اسی دنیا میں جنّت کا نظارہ کر سکتے ہیں اور مصائب و آلام سے نجات حاصل کر کے امن و سلامتی کے ساتھ آگے قدم بڑھا سکتے ہیں۔

آپ نے مزید فرمایا یہ سائنسی اور تکنیکی قوتیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانی ہاتھوں میں دے دی ہیں اگر ہم ان کو انسان کے فائدہ اور اس کی بہبود کے لئے خرچ کریں اور انکے ذریعہ اس دنیا سے بھوک اور افلاس کو دُور کر سکیں اور بیماروں اور ناتوانوں کو صحت و توانائی مہیا کر سکیں تو اس دنیا کو ایک بہت بڑی مصیبت اور دکھ سے نجات حاصل ہو جائے گی لیکن مصائب و آلام سے حقیقی نجات حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس سے بھی بڑھ کر قدم مارنا ہوگا وہ یہ کہ انسان اور اس خالق و مالک خدا کے درمیان براہِ راست تعلق قائم ہو جائے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے تمام ادنیٰ مقاصد کو قربان کرنا ہوگا کیونکہ پیدائشِ عالم کا یہی نقطۂ مرکزی ہے اور یہی انسانی زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مقصد حاصل کس طرح ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے ادنیٰ ادنیٰ مقاصد کو عظیم الشان مقاصد کے حصول کے لئے قربان کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔

اگر غور کیا جائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل میں دو باتوں کا سبق ملتا ہے۔ پہلا پوری پوری اطاعتِ الٰہی۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قَالَ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

دوسرے قربانی کی رُوح ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے بلا دریغ اس حکمِ الٰہی پر لبیک کہا۔ حالانکہ بڑھاپے کی اولاد تو والدین کو اور بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے اور وہ اسے کسی قیمت پر کھونے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ ادھر جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سے اپنے اس رؤیا کا ذکر فرمایا تو انہوں نے بھی بلا چون وچرا اس کے لئے سرِ تسلیم خم کر لیا اور یہی فرمایا

یٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ

لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس تسلیم و رضا کا رنگ دیکھ کر ایک دوسرے طریق پر اس رؤیا کو پورا کروا دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس حکمِ الٰہی کے تحت ایک وادیٔ بے آب و گیاہ میں آباد کر دیا۔

یہ جو کچھ ہوا اس سے دراصل نسلِ انسانی کی حفاظت اور بقاء کا سامان مہیا کرنا مقصود تھا۔ چنانچہ کعبہ کی استواری سے اور پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کر کے ان کے ذریعہ حج کعبہ کو از سرِ نو جاری کر کے نسلِ انسانی کی حفاظت اور بقاء کے لئے سامان پیدا کیا گیا ہے۔

عباداتِ حج میں سب سے بڑا سبق یہی ہے کہ ہم ہر ادنیٰ چیز کو اعلیٰ مقصد کے لئے قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ کیونکہ انسان کی حفاظت اور بقاء کے لئے یہ امر ازحد ضروری ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ اصول کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ روزمرّہ کی زندگی میں بھی ہم اس کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں کہ کس طرح ایک ادنیٰ جنس اعلیٰ جنس کے قیام اور بقاء کی خاطر قربان ہو رہی ہے۔"

آخر میں آپ نے دعائیہ رنگ میں فرمایا:۔

"خدا کرے کہ ہم اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے والے ہوں جو حجِ کعبہ کا موقع ہمارے لئے مہیا کرتا ہے اور ہم اس ترقی علوم کو خدا نہ سمجھ بیٹھیں بلکہ اسی خدائے واحد و یگانہ کی عبادت بجا لائیں اور اسی کی خاطر اپنی ہر شے قربان کرنے کے لئے تیار رہیں جو ہمارا حقیقی خالق و مالک خدا ہے۔ تا نسلِ انسانی تباہی و بربادی سے بچ جائے اور دنیا میں صحیح معنوں میں امن و سکون اور سلامتی کی فضا پیدا ہو۔"

خطبہ کے بعد خاکسار نے نمازِ عید پڑھائی۔

دعوت:۔

نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تمام احباب کی کافی اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ احباب آپس میں تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ ریڈیو ہالینڈ اور اخبارات کے نمائندے بھی دعوت میں شریک ہوئے۔ یہ ایمان افروز اجتماع کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ اس کے بعد دُور سے آنیوالے مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ خاکسار کی اہلیہ اور مسز جمن بخش صاحب نے مل کر دعوتِ طعام کے جملہ انتظامات سرانجام دئے۔ چند غیر مسلم معزز خواتین نے بھی محبت اور خلوص کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹایا۔ اسیطرح مردوں میں بھی ممبروں نے خود ہی مہمان نوازی کے فرائض سرانجام دیئے اور جملہ انتظامات کو محنت سے سرانجام دیا۔ برادرم مکرم صلاح الدین خان صاحب کی نگرانی میں جملہ دوستوں نے محنت کے ساتھ اس انتظام کو کامیاب بنایا۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

ریڈیو ہالینڈ پر اور اخبارات میں تذکرہ

اس موقع پر ریڈیو ہالینڈ ٹیلیویژن والوں اور اخبارات کو بھی اطلاع دی گئی تھی۔ چنانچہ کئی اخبارات نے عید سے قبل ہی اس خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ اس کے تراشے ہمیں موصول ہو چکے ہیں۔

عید کے موقع پر ریڈیو ہالینڈ والوں کا نمائندہ آیا اور خاکسار کا اس موقع کی مناسبت سے ایک انٹرویو لیا۔ نیز محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کا خطبہ عید ریکارڈ کیا۔ انٹرویو اور خطبہ عید اسی روز ریڈیو ہالینڈ سے نشر کئے گئے جو مشرقی ممالک میں سُنے گئے۔

اسی طرح اخبار کے نمائندہ نے بھی اس موقع پر خاکسار کا انٹرویو لیا جو ہیگ کے کثیر الاشاعت اخبار

Haagsche Courant

میں شائع ہوا۔

دعوتِ طعام اور تقریر کا انتظام

شام کے کھانے پر تیس سے زائد احباب کو مدعو کیا گیا۔ کئی مسلم اور غیر مسلم دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی تشریف لا کر ہماری رونق کو دوبالا فرمایا۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیْرًا۔

اس موقع پر تبلیغی مقصد کے پیشِ نظر ایک تقریر کا بھی انتظام کیا گیا۔ چنانچہ ہمارے نومسلم بھائی مسٹر ظفر اللہ کیل نے جنوب مشرقی یورپ پر مسلمانوں کے اثرات کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے رنگین سلائیڈز دکھلائیں۔ آپ نے اس بات پر خاص زور دیا کہ مذکورہ بالا علاقہ پر اسلامی حکومت کے دَوران بھی ہر مذہب کے پیروؤں کو عبادت بجا لانے اور معبد تعمیر کرنے کی آزادی حاصل تھی۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے ان علاقوں میں اس زمانہ کے عیسائی معابد کی تصویریں بھی دکھائیں۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے دعا فرماویں کہ اللہ جلّ شانہٗ محض اپنے فضل اور کرم سے ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دُور فرماوے اور ہماری حقیر مساعی میں برکت بخشے اور بہتر نتائج پیدا فرماوے اور ہر مشکل لمحہ پر ہماری خود راہنمائی فرماتا چلا جائے تا ہم اسلام اور احمدیت کے لئے مفید وجود بن سکیں۔

آمین

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے

دعا کی اہمیت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند ارشادات

اگرچہ دعا کی ضرورت وافادیت اور اہمیت کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اور اس مضمون کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں جو کہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کے سامنے نہ رکھا گیا ہو پھر بھی انسانی فطرت ایسی واقعہ ہوئی ہے کہ اسے ہمیشہ یاد دہانی اور توجہ دلانے کی ضرورت رہتی ہے اور نصیحت اور یاد دہانی ہمیشہ ضروری اور مفید ثابت ہوتی ہے کیونکہ انسان کی طبیعت و وجدان اور جذبات میں مدوجزر کی کیفیت رہتی ہے یعنی ایک نصیحت اگر ایک وقت میں اس پر اثر انداز نہیں ہوتی اور اسے اپیل نہیں کرتی تو بعد میں اس کی طبیعت اور ماحول یا جذبات میں تبدیلی آجانے کی وجہ سے کسی دوسرے وقت میں وہی نصیحت اور وہی بات جسے پہلے اس نے نظر انداز کر دیا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ اس پر ہمہ تن دل وجان سے عمل کرنے پر کمربستہ ہو جاتا ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار توجہ دلائی ہے کہ "ذَکِّرْ۔ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ" یعنی کار خیر اور مفید امور کی طرف بار بار ایک دوسرے کو توجہ دلاتے رہا کرو اور وعظ ونصیحت سے کام لیتے رہو اور ایک دوسرے کو یاد دہانیاں کراتے رہو کہ اس میں بہت سے قومی اور انفرادی فوائد مضمر ہیں اور سب مومنوں کے لئے یہ طریق حدود وجہ افادیت کا حامل ہے

اسی اصل کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ دعا کی اہمیت و افادیت اور دعا کرنے کے طریق اور اس کے اصول اور قبولیت دعا کے ضروری شرائط ولوازمات ایسے سب امور تفصیل کے ساتھ بار بار احباب کے سامنے رکھے جانے چاہئیں۔ تاکہ ہمارا یہ اہم دینی فریضہ نہ صرف ہر وقت ہمارے پیش نظر رہے بلکہ اس کی تفاصیل بھی اچھی طرح ذہن نشین ہوتی رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے میں ہم سے کبھی غفلت و کوتاہی صادر نہ ہو۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ تقریباً ہر خطبہ میں جماعت کو دعائیں کرتے رہنے اور اس میں دوام اختیار کرنے اور ہر دم منہمک رہنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے امام و آقا کے مقدس ارشادات کی روشنی میں ہمہ تن دعاؤں میں مشغول رہیں اور دعا کے خصوصی اوقات اور مواقع کے علاوہ ہر دم "دست با کار و دل بایار" کے مصداق بنے رہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جماعتی اور انفرادی دونوں لحاظ سے ہم پر اپنی خاص نظر رحمت اور فضل وکرم فرمائے اور ہمیں دینی ذمہ داریوں کو کما حقہ نبھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے

(جو کچھ ہوگا دعا سے ہوگا)

دعا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلکہ خود خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی خاص نشانی اور طرۂ امتیاز اور سب سے بڑا ہتھیار مقرر فرمایا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں خدا نے مجھے بار بار یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے اس کے سوا کوئی ہتھیار ہمارے پاس نہیں۔ جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں۔ خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔"

(ذکر حبیب مرتبہ حضرت مفتی صاحب)

اسی طرح تذکرۃ الشہادتین میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

فَاعْلَمُوْا اَنَّ الدُّعَاءَ حَرْبَةٌ اُعْطِیَتْ مِنَ السَّمَاءِ لِفَتْحِ هٰذَا الزَّمَانِ وَلَنْ تَغْلِبُوْا اِلَّا بِهٰذِهِ الْحَرْبَةِ یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ وَقَدْ اَخْبَرَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ اَوَّلِهِمْ اِلٰی اٰخِرِهِمْ بِهٰذِهِ الْحَرْبَةِ وَقَالُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الْمَوْعُوْدَ یَنَالُ الْفَتْحَ بِالدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ فِی الْحَضْرَةِ لَا بِالْمَلَاحِمِ وَسَفْکِ دِمَاءِ الْاُمَّةِ اِنَّ حَقِیْقَةَ الدُّعَاءِ الْاِقْبَالُ عَلَی اللّٰهِ بِجَمِیْعِ الْهِمَّةِ وَالصِّدْقِ وَالصَّبْرِ لِدَفْعِ الضَّرَّاءِ

(ص ۸۷)

یعنی یہ جان لو کہ اس زمانہ میں فتوحات اسلامیہ حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑا حربہ یا ہتھیار دعا ہی عطا کیا گیا ہے پس دوستو آپ اسلام کے دشمنوں پر دعا کے بغیر کبھی غالب نہیں آسکتے۔ چنانچہ تمام انبیاء کرام نے بھی اس حربے کے متعلق خبر دی ہے اور بتایا ہے کہ مسیح موعود اپنے زمانے میں دشمنانِ اسلام پر دعا اور تضرع الی اللہ ہی سے غلبہ حاصل کرے گا۔ اور وہ دعا ہی کے ذریعہ فتح پائے گا نہ کہ جنگوں یا اُمت کے لوگوں کا خون بہانے کے ذریعہ سے اور دعا کی حقیقت یہ ہے کہ انسان پوری ہمت اور صدق اور صبر سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے اور اس پر توکل کرے اسے دشمن کا ضرر دور کرنے کے لئے پکارے۔"

(ص ۸۲)

حضور علیہ السلام کی ان تحریروں سے صاف عیاں ہے کہ اگرچہ اسلام کو تمام دنیا میں پھیلانے کے لئے اور اسے دیگر ادیان پر غالب کرنے کے لئے ظاہری اسباب اور جدوجہد بھی نہایت ضروری ہے تاہم اس مقصد کے حصول کا اصل اور آسمانی ذریعہ اور حربہ دعا ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود ہمارے لئے مہیا فرمایا ہے اور جسے استعمال کرنا ہمارا اولین فرض ہے کہ اسی میں ہماری کامیابی اور فتح مقدر ہے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مالی قربانی کا فائدہ قربانی کرنیوالے کو ملتا ہے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ شہادت (اپریل) ۱۳۴۸ھش ۱۹۶۹ء کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام عہدیداران سے التماس ہے کہ وہ اپنی طرف سے پوری کوشش فرماویں کہ جماعت کا چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ وقت کے اندر پورا وصول ہو جائے۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرنے سے خود قربانی کرنیوالے کے مال میں بیشی اور برکت ہوتی ہے تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:-

وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ ۵ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

(بقرہ ع ۲۷)

ترجمہ:- لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تو کہہ کہ تمام بچت۔ یوں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنے احکام بیان کرتا ہے تاہم (دنیوی زندگی کی ضروریات) کے متعلق بھی غور وفکر سے کام لو۔ اور دوسری بعد میں آنے والی زندگی کی ضروریات کا بھی دھیان رکھو۔)

پس وقت پر اپنے بجٹ اور بقائے ادا کر کے ان خوش قسمت مخلصین اور سابقین میں اپنے آپ کو شامل کریں۔ جو انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال)

غرباء کے علاج کیلئے صدقات کی رقوم بھجوانیوالے احباب کیلئے درخواست دُعا

مندرجہ ذیل احباب نے یکم جنوری تا پندرہ مارچ غریب و نادار مریضاں کے علاج کے لئے صدقات کی رقوم بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ان سب کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی بیماریوں اور تکلیفوں کو دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد

(قسط نمبر ۳)

۹۶- جمال آرا خانم صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد — ۱۱ روپے
۹۷- ملک نذیر احمد خان صاحب ناظم آباد کراچی — ۳۰
۹۸- بیگم صاحبہ زین العابدین صاحب نارتھ کالونی کراچی چھاؤنی — ۳۰
۹۹- فرحت بیگم صاحبہ چوہدری عبدالقدوس صاحب نورنگر فارم — ۱۰
۱۰۰- ناصر ملک صاحب فلیگ سٹاف ہاؤس وی مال جہلم — ۶۰
۱۰۱- مہتاب بیگم صاحبہ غلام احمد صاحب مرحوم c/o نثار احمد خان صاحب B-3 ۱۳۸ دیپالپور — ۱۵
۱۰۲- فضل محمد نذیر احمد صاحبان صدر بازار اوکاڑہ — ۱۰
۱۰۳- انوار الدین صاحب ایمی ہڈرز فیلڈ انگلینڈ — ۵۰۰
۱۰۴- بیگم سیف احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور — ۱۰
۱۰۵- مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال مدینہ کالونی لاہور — ۱۴
۱۰۶- عبدالحمید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر — ۱۱
۱۰۷- پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب ربوہ — ۱۵
۱۰۸- غلام محمد صاحب پروریہ سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور — ۳ — ۲۷
۱۰۹- محمد انور صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک جھمرہ — ۵
۱۱۰- خواجہ محمود احمد صاحب اوکاڑہ — ۲۸
۱۱۱- چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ — ۵
۱۱۲- عبدالستار صاحب سیکرٹری مال حویلی ضلع ساہیوال — ۱۵
۱۱۳- شیخ محمد عبداللہ صاحب ہاکورا ورکس وزیرآباد — ۱۰
۱۱۴- شیخ منظفر الدین صاحب سٹیشن روڈ بوگرہ — ۲۰
۱۱۵- اہلیہ صاحبہ سید فضل الرحمان صاحب مرحوم آف منصوری — ۱۵
۱۱۶- ذکیہ قمر صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد افضل صاحب سرگودھا — ۱۵
۱۱۷- محمد بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جھنگ صدر — ۱۴
۱۱۸- مبارکہ راشدہ صاحبہ۔ حامدہ صاحبہ۔ نصیرہ صاحبہ مجید احمد صاحب کراچی — ۵
۱۱۹- بیگم صاحبہ خورشید اسلم صاحب کراچی — ۵
۱۲۰- غلام رسول صاحب سیکرٹری مال ریلوے ضلع سیالکوٹ — ۱۰۰
۱۲۱- ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ — ۱۱
۱۲۲- امتہ الحکیم صاحبہ بنت مولوی ابوالعطاء صاحب ربوہ — ۱۰
۱۲۳- شیخ عبدالرشید صاحب دیپالپور — ۸۰
۱۲۴- جماعت احمدیہ نیروبی بذریعہ عبدالمجید خان صاحب ربوہ — ۱۳۵
۱۲۵- قریشی فیملی نیروبی — ۶۵
۱۲۶- محمد خان صاحب چک ۴۹ ج ب سرگودھا — ۵
۱۲۷- عبدالرحمان صاحب سیکرٹری مال باغبانپورہ لاہور — ۱۰
۱۲۸- سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور — ۵
۱۲۹- فقیر محمد صاحب سکھر — ۵
۱۳۰- حکیم فضل محمد صاحب بستی ضلع پشاور — ۲۰
۱۳۱- عبدالمجید امجد صاحب رسالپور — ۵
۱۳۲- بشیر احمد صاحب صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ — ۱۰
۱۳۳- عبدالسلام صاحب بھٹی سیکرٹری مال دارالصدر غربی ب ربوہ — ۵
۱۳۴- چوہدری محمد خان صاحب سیکرٹری مال چک ۱۱/۶ ضلع ساہیوال — ۴
۱۳۵- شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ — ۵۴
۱۳۶- نصیر احمد صاحب قبولہ — ۱۹
۱۳۷- لعل دین صاحب " — ۶۲ — ۱۹
۱۳۸- کیپٹن ڈاکٹر غلام محمد صاحب چک جھبور ۱۱/۷ — ۱۰
۱۳۹- ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب کوئٹہ — ۵۰
۱۴۰- امتہ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالحی صاحب میانی ضلع سرگودھا — ۵
۱۴۱- ملک منظور احمد خان صاحب سیکرٹری مال حلقہ سمن آباد لاہور — ۵
۱۴۲- علی محمد خان صاحب گجرات — ۱۰
۱۴۳- ارشاد صاحب — ۱۰
۱۴۴- ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی — ۱۰
۱۴۵- میاں محمد حسین صاحب جھنگ صدر — ۵
۱۴۶- قاضی محمد افضل صاحب " — ۵
۱۴۷- چوہدری نذر حسین صاحب دکاندار مریدکے — ۱۰

فصل کو بڑھانے کا نسخہ

زمیندار بھائیوں کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۱ نومبر ۱۹۶۶ء میں فرمایا:۔

"نسخہ میں بتا دیتا ہوں عمل کر کے آپ دیکھ لیں۔ ایک یہ کہ نیت کر لیں کہ آپ کی جو زائد پیداوار ہو گی اُس کا ایک معتدبہ حصہ آپ خدا کی راہ میں خرچ کر دیں گے۔ دوسرے یہ کہ جس وقت آپ اپنی زمین پر کام کر رہے ہوں تو سوائے خدا کے کسی اور کو یاد نہ کریں، سوائے اپنے رب کے کسی پر بھروسہ نہ رکھیں۔ ہل چلاتے ہوئے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ الحمد للہ۔ اللہ اکبر اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ خلفاء محمد وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود وغیرہ وغیرہ دعائیں کرتے جائیں۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے ہل میں کوئی فرق نہیں پڑے گا جس طرح دوسری صورت میں ہل چلے گا اس صورت میں بھی ہل چل جائیگا۔ لیکن زمین کی روئیدگی بڑھ جائے گی۔ اس کی فصل پہلے کی نسبت زیادہ ہو جائے گی"۔

بوجہ عدم گنجائش جو زمیندار بھائی تحریک جدید کے چندہ کے ثواب سے محروم ہیں۔ انہیں اس نسخہ پر عمل کر کے زائد آمد پیدا کرنی چاہیئے۔ اس طرح وہ زائد آمد سے تحریک جدید کے صدقہ جاریہ میں بخوبی حصہ لے سکتے ہیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے مغفرت

برادر عزیز محمد الطاف فاروقی ۲۱/۳/۶۹ بروز جمعہ بوقت پونے ۹ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۲۲/۳/۶۹ کو تجہیز و تدفین ہوئی اور مرحوم کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد نذیر فاروقی بھیرے تخلال

بواسیر دمہ۔ نزلہ۔ زکام۔ سردرد
دردشکم۔ نکسیر۔ ناسور۔ تبخیر معدہ۔ جوڑوں اور اعصاب کے درد میں سے کسی بھی مرض کی نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ
بالکل مفت
حاصل کریں تجربہ کی خوراک سے تسلی ہونے پر فوراً اصل کورس (۱/۱۰) شروع کر دیں۔
ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مارشل لاء کے ضابطوں کا اعلان

راولپنڈی۔ ۲۶ مارچ۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے کل چار مارشل لاء آرڈر اور ۲۵ مارشل لاء ریگولیشنز جاری کئے ہیں۔

مارشل لاء آرڈرز کی تفصیلات یہ ہیں:۔

۱۔ پورا پاکستان مارشل لاء کے دائرہ اثر میں شمار ہوگا۔

(اے) مندرجہ ذیل ڈپٹی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے ہیں

(۱) لفٹیننٹ جنرل عبد الحمید خان ایچ کیو اے۔ ایس۔ پی کے۔

(۲) وائس ایڈمرل ایس ایم احسن ایچ کیو اے۔ ایس پی کے۔ ڈی ایس سی۔

(۳) ایئر مارشل محمد نور خان ایچ جے ایچ کیو اے۔

(بی) مارشل لاء کے علاقہ کو مندرجہ ذیل زونز میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

(۱) زون اے پورا مغربی پاکستان

(۲) زون بی پورا مشرقی پاکستان

(سی) پاکستان ملٹری فورسز کے مندرجہ ذیل کمانڈر اپنے متعلقہ زون میں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) زون اے لفٹیننٹ جنرل محمد عتیق الرحمن ایس پی کے، ایم سی۔

(۲) زون بی میجر جنرل مظفر الدین ایس پی کے

(ڈی) ان ریگولیشنز اور ایڈیشنل ریگولیشنز کے تحت احکامات جو مارشل لاء آرڈرز اور مارشل لاء ریگولیشنز کہلائیں گے جو میں جاری کروں گا یا مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر یا کوئی افسر یہ احکامات جاری کرے گا جس کو میں نے یہ اختیار دیا ہو۔

(۱) خاص عدالتیں:۔

فوجداری مقدمات کے لئے خاص عدالتیں مندرجہ ذیل اقسام کی ہوں گی

(۱) خاص فوجی عدالتیں۔

(۲) سرسری سماعت کرنے والی فوجی عدالتیں

خاص اور مختصر سری فوجی عدالتوں کو مارشل لاء ریگولیشنز یا آرڈرز کی خلاف ورزی یا عام قوانین کے تحت جرائم کے مقدمات کی سماعت اور سزا دینے کے اختیارات ہوں گے۔

(بی) خاص فوجی عدالتیں:۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اپنے دائرہ اختیار کے علاقہ میں خاص فوجی عدالت قائم کر سکتا ہے۔ یہ عدالت اس علاقہ میں کسی بھی جرم کی سماعت کے لئے قائم کی جا سکتی ہے بشرطیکہ عام قانون کی اصطلاح میں جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے خاص قانون کو بھی شامل کیا جائے جو اس علاقہ میں نافذ ہو۔

ان ریگولیشنز کے تحت خاص فوجی عدالت اس طریقہ سے تشکیل دی جائے گی اور اس کو وہی اختیارات حاصل ہوں گے اور وہ وہی طریق کار اختیار کرے گی جو پاکستان آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ء کے تحت فیلڈ جنرل کورٹ مارشل لاء کے سلسلہ میں ہیں۔ اس ایکٹ کی دفعات اور ان کے تحت جو قواعد بنائے جائیں گے۔ ان کا اطلاق ان تمام مقدمات کے سلسلہ میں ہوگا۔ بشرطیکہ

(۱) فرسٹ کلاس مجسٹریٹ یا سیشن جج کے اختیارات رکھنے والے کسی شخص کو عدالت کا رکن مقرر کر دیا جائے۔

(۲) قانون یا ان ریگولیشنز کے تحت سزائیں دینے کا اختیار دیا گیا ہے خاص فوجی عدالت وہ سزا دے سکتی ہے

(۳) موت کی سزا کے حکم کی چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر سے توثیق کرانا ضروری ہوگا۔

(۴) گواہوں کے بیانات کا خلاصہ باقاعدگی سے رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ خلاصہ کی بجائے بیان کا صرف ایک حصہ ریکارڈ میں رکھنا کافی ہوگا۔

(۷) یہ ضروری نہیں کہ پراسیکیوٹر پاکستان آرمی ایکٹ ۱۹۵۲ء کے تحت مقرر کیا جائے۔ آرمی بحریہ یا فضائیہ کا کوئی افسر پبلک پراسیکیوٹر پولیس افسر، عام وکیل کو پراسیکیوٹر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

سرسری سماعت والی فوجی عدالتیں۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مجسٹریٹ درجہ اول یا ملٹری، بحریہ اور فضائیہ کے کسی افسر کو جسے خاص طور پر اس مقصد کے لئے منتخب کیا گیا۔ سمری ملٹری کورٹ قائم کرنے کا اختیار دے سکتا ہے یہ عدالت مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اپنے دائرہ اختیار کے علاقہ میں ہونے والے جرم کے سلسلہ میں قائم کرے گا۔

صدر ایوب تین ماہ کی چھٹی پر چلے گئے

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر ایوب کل سے تین ماہ کی چھٹی پر چلے گئے ہیں۔ وہ اس عرصہ کے دوران ایوان صدر راولپنڈی میں قیام کریں گے۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان صدر کے معاوضہ اور مراعات کے حکم ۱۹۶۲ء کی دفعہ ۱۱ کے تحت فوری طور پر تین ماہ کی چھٹی پر جا رہے ہیں

ترکی میں ہولناک زلزلہ

ازمیر ۲۶ مارچ۔ ترکی کے صوبہ اناطولیہ کے مغربی علاقہ میں اتوار کی رات شدید زلزلہ اور سیلاب سے کم از کم دس افراد ہلاک متعدد زخمی اور ہزاروں بے گھر ہو گئے۔ تقریباً ایک ہزار سے زیادہ مکانات تباہ ہو گئے زلزلہ سے ساحلی علاقوں میں شدید سیلاب آ گیا جس سے املاک کو زبردست نقصان پہنچا۔ زلزلہ سے ازمیر اور ساحلی علاقے زیادہ متاثر ہوئے۔ ازمیر سے ۱۵۰ میل دور کا علاقہ زلزلہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ اس علاقہ کے نقصانات کی ابھی اطلاعات موصول نہیں ہوئیں۔

مغربی پاکستان میں زبردست آندھی اور بارش

لاہور ۲۶ مارچ۔ مغربی پاکستان کے طول و عرض میں زبردست آندھی کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی۔ لاہور میں ژالہ باری اور آندھی کے بعد بارش ہوئی جس سے بڑی بڑی سڑکوں پر بھی پانی جمع ہو گیا۔ نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے کی وجہ سے متعدد بستیاں جوہڑوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اور کئی جگہ شہر کی بڑی بڑی سڑکوں میں شگاف پڑ گئے ایک اندازہ کے مطابق کل اس تھوڑے وقفے میں لاہور میں دو انچ بارش ہوئی بارش اور ژالہ باری سے درجہ حرارت میں اچانک کمی آ گئی اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ ژالہ باری کا یہ سلسلہ صبح اڑھائی بجے شروع ہوا جب زبردست آندھی اور ساتھ ہی بارش شروع ہو گئی۔ بجلی کی گرج چمک اور بارش کا یہ سلسلہ قریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔ بارش کا دوسرا دور صبح نو بجے شروع ہوا اور وقفوں سے ساڑھے گیارہ بجے دن تک جاری رہا۔ گیارہ بجے ژالہ باری بھی ہوئی اور اس دوران دو مرتبہ موسلا دھار بارش ہوئی۔ جو پندرہ پندرہ منٹ تک جاری رہی۔

لاہور کے علاوہ لائل پور۔ سرگودھا، مری، چترال، پاراچنار، ڈیرہ اسمٰعیل خان، جہلم، راولپنڈی۔ کوئٹہ [illegible] بنوں، باغ اور حسیب آباد میں بھی بارش ہوئی اس ژالہ باری اور بارش نے فصلوں کو جو اس وقت تیار کھڑی ہیں۔ نقصان پہنچنے کا احتمال ہے گزشتہ ہفتے بھی لاہور اور اس کے نواحی علاقوں میں ژالہ باری ہوئی تھی، اور کئی گروہ نواح کے کاشتکاروں نے شکایت کی تھی کہ ژالہ باری سے فصلوں کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔

راولپنڈی میں بھی کل شام سوا سات بجے زبردست طوفان آیا اور موسلا دھار بارش ہوئی۔ آسمان پر صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے تھے اور تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔ شام کو بجلی کی زبردست کڑک اور چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ جس سے درجہ حرارت میں بھی کمی آ گئی۔ اور لوگ گھروں میں بند ہو کر رہ گئے۔ اور گرم کپڑے پہن لئے اور رات کو رضائیاں اوڑھ کر سونا پڑا۔

حریت پسندوں کے بارے میں اردن کی پالیسی تبدیل نہیں ہوئی

عمان ۲۶ مارچ۔ اردن کے نئے وزیر اعظم مسٹر عبد المنعم رفاعی نے اعلان کیا ہے کہ عرب حریت پسندوں کے بارے میں اردن کی سرکاری پالیسی کوئی تبدیل نہیں ہوگی۔ منعم رفاعی نے بہجت طلہون کے مستعفی ہونے کے گزشتہ روز قلمدان وزارت سنبھالا ہے۔ انہوں نے کل رات اخبار نویسوں کو بتایا کہ ان کے پیشرو خرابیٔ صحت کی بنا پر مستعفی ہوئے ہیں۔

قاہرہ کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے بھی لکھا ہے کہ بہجت طلہون کے استعفیٰ کا مشرق وسطیٰ کے بحران سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی اس کا شاہ حسین کے غیر ملکی دورے سے کوئی تعلق ہے۔ جو ۸ اپریل سے شروع ہونے والا ہے۔

اسرائیل چار بڑی طاقتوں کے فیصلہ کا پابند نہیں ہوگا۔

نیویارک ۲۶ مارچ۔ اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر ابا ایبان نے کہا ہے کہ اسرائیل چار بڑی طاقتوں کے ایسے کسی فیصلے کا پابند نہیں ہوگا جس کا مقصد مشرق وسطیٰ پر کوئی امن ٹھونسنا ہو۔

امریکی لیڈروں سے بات چیت کے بعد کل رات اپنے وطن واپس روانہ ہونے سے کچھ پہلے ایک تقریر میں انہوں نے کہا کہ قومی خودکشی کوئی بین الاقوامی وعدہ نہیں ہے اسرائیل ہر وہ پوزیشن جو امن کی سلامتی کے لئے ضروری ہو برقرار رکھنے پر اصرار کرے گا مسٹر ابا ایبان مشرق وسطیٰ میں امن سے متعلق ایک کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔

اسلام میں خدا تعالیٰ کے حقوق اور بنی نوع انسان کے حقوق کامل طور پر ادا کئے گئے ہیں

جو لوگ ان دونوں حقوق کو کماحقہ ادا کرتے ہیں وہ روحانی اور جسمانی رنگ میں محفوظ ہو جاتے ہیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایک سچا مذہب الٰہی دو اغراض کا حامل ہوتا ہے۔ یعنی ایک طرف تو وہ تعلق باللہ کے پہلو کو مضبوط کرتا ہے اور دوسری طرف وہ شفقت علیٰ خلق اللہ کی طرف بنی نوع انسان کو توجہ دلاتا ہے اور جب اسکی تعلیم کے نتیجہ میں لوگوں کا خدا تعالیٰ سے بھی تعلق ہو جائے اور بنی نوع انسان سے بھی وہ شفقت کرنے لگیں تو نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں کسی ناراضگی کا ڈر ہو سکتا ہے اور نہ بنی نوع انسان کی طرف سے انہیں کوئی خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح وہ روحانی اور جسمانی دونوں رنگ میں محفوظ ہو جاتے ہیں۔ غرض اسلام کے نام میں ہی اللہ تعالیٰ نے مذہب کی ساری حقیقت بیان کر دی ہے اور بتایا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں خدا تعالیٰ کے حقوق بھی کامل طور پر ادا کئے گئے ہیں اور بنی نوع انسان کے حقوق کا بھی اس میں پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

ہر انسان کا پہلا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہوتا ہے۔ پس وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جاتا ہے وہ مسلم ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنے آپ کو "کلیتہً" ڈال دیتا ہے اور یہی اسلام کی توضیح اور اسکی صحیح تشریح ہے۔ دوسرا تعلق انسان کا اپنی ذات اور بنی نوع انسان سے ہوتا ہے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو فتنوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ شرارتوں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے بد دیانتیوں خیانتوں اور ظلموں میں پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ جھوٹ، فریب، دغا، بغض اور کینہ سے اپنے آپ کو بچا لیتا ہے وہ بھی مسلم ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنی جان کو سلامتی عطا کی۔ اسی طرح جو شخص اپنی قوم کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ بھی مسلم ہے جو شخص اپنے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو امن دیتا اور فساد اور خونریزی ان کے لئے پیدا نہیں کرتا وہ بھی مسلم ہے مگر جو شخص اس کے خلاف عمل کرتا ہے وہ غیر مسلم ہے چاہے وہ رات دن اپنے آپ کو مسلم کہتا رہے کیونکہ نام کے ساتھ کوئی چیز بدل نہیں جاتی۔ ہم دیکھتے ہیں بچے بعض دفعہ ایسی حالت میں جب کہ ان کے ہاتھ میں کوئی چیز نہیں ہوتی کھیلتے ہوئے دوسرے بچے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں لو میں تمہیں آم دیتا ہوں تم کھا لو۔ یا پیسہ دیتا ہوں تم لے لو حالانکہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔ اب بچوں کا ایسا فعل ایک مذاق کے طور پر تو کام آ سکتا ہے یہ فائدہ تو ہو سکتا ہے کہ ماں باپ یا بھائی وغیرہ ہنس پڑیں یا جس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر ایسا کیا جاتا ہے وہ ہنس پڑے اور سمجھے کہ مجھ سے مذاق کیا گیا ہے لیکن اس سے کوئی حقیقی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ خیالی طور پر تم کسی کو دنیا کی بادشاہت بھی بخش دو تو اُس کے حالات میں کوئی تغیر نہیں آئے گا۔ لیکن حقیقی طور پر اگر تم کسی کو ایک پیسہ بھی دے دو تو وہ اُس سے فائدہ اٹھا لے گا۔ یہی حال ایمان کا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف اسلام کے نام سے کام لے تو وہ دنیا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا لیکن اگر وہ اسلام کے مفہوم کے مطابق تھوڑا سا بھی عمل کرے تو یقیناً کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور دوسروں کو بھی حقیقی فائدہ پہنچا سکتا ہے"

(تفسیر کبیر سورۃ حج صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۰)

پشاور یونیورسٹی ۳۱ مارچ کو کھلے گی۔

پشاور ۲۷ مارچ۔ پشاور یونیورسٹی کے تمام ملحقہ کالج تدریسی شعبے اور سکول ۳۱ مارچ کو کھل جائیں گے تاہم اسلامیہ کالج ۳۰ مارچ کو کھلے گا۔ اسباب کا اعلان یونیورسٹی کی انتظامیہ نے کیا۔

مارشل لاء کا مقصد عوام کی جان و مال کا تحفظ اور آئینی حکومت کا قیام ہے

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل آغا محمد یحییٰ خان کی نشری تقریر

راولپنڈی ۲۶ مارچ۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کہا ہے کہ ان کا مقصد ایسے حالات پیدا کرنا ہے جن کے تحت ملک میں ایک آئینی حکومت قائم ہو۔ انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ اس کے سوا میری اور کوئی خواہش نہیں۔ انہوں نے کہا میرا یہ پختہ یقین ہے کہ تعمیری سیاسی زندگی اور بالغ رائے دہی کی بنیاد پر آزادانہ طور پر عوامی نمائندوں کے پاس اقتدار کی پر امن منتقلی کے لئے مضبوط بے داغ اور دیانت دار انتظامیہ کا وجود نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا یہ منتخب نمائندوں کا کام ہوگا کہ وہ ملک کے لئے ایک قابل عمل آئین تیار کریں اور تمام سیاسی، اقتصادی اور سماجی مسائل حل کریں جو عوام کے ذہنوں کو پریشان کر رہے ہیں جنرل یحییٰ خان نے یہ باتیں کل قوم کے نام ایک نشری تقریر میں کہیں۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ نے کہا کہ وہ طلباء، مزدوروں اور کسانوں سمیت معاشرے کے مختلف طبقوں کی جائز مشکلات اور ضروریات سے پوری طرح آگاہ ہیں اور ان کی مشکلات حل کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مارشل لاء لگانے سے میرا واحد مقصد عوام کی جان و مال اور آزادی کا تحفظ کرنا اور انتظامیہ کو دوبارہ فعال بنانا ہے۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے میرا اولین کام ہوشمندی کو بحال کرنا ہے۔ اور انتظامیہ کو عوام کے اطمینان کے مطابق اپنے معمول کے فرائض انجام دینے کے قابل بنانا ہوگا

جنرل یحییٰ خان نے کہا کہ انتظامیہ کے تساہل اور انتشار کی انتہا ہو گئی ہے اب اس کا اعادہ نہیں ہوگا۔ انتظامیہ کے ہر فرد کو اس انتباہ پر سنجیدگی سے توجہ دینی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی مسلح افواج کا تعلق عوام سے ہے ان کی کوئی سیاسی خواہش نہیں اور نہ ہی وہ کسی فرد یا پارٹی کا ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم اس مشن کو پورا کرنے کا مکمل ارادہ رکھتے ہیں جو ہم نے شروع کیا ہے یہ مشن عوام کی خواہشات کے مطابق پورا کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان کو سات سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا

لاہور سیکٹر کے ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل خداداد ہوں گے

لاہور ۲۷ مارچ۔ مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ایم عتیق الرحمٰن نے پورے مغربی پاکستان کو سات سیکٹروں میں تقسیم کر دیا ہے اور ہر سیکٹر کے لئے سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ اور لاہور سیکٹر کے لئے میجر جنرل خداداد خان کو سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کیا گیا ہے۔

مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن نے کل جو مارشل لاء آرڈر جاری کیا ہے وہ درج ذیل ہے:۔

آرڈر نمبر ۱

(الف) پورے مغربی پاکستان کو جو مارشل لاء زون بی بنایا گیا ہے مندرجہ ذیل سیکٹروں میں تقسیم کر دیا گیا۔

(۱) سیکٹر نمبر ۱ ۔ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن پشاور ڈویژن، اور قبائلی علاقے

(۲) سیکٹر نمبر ۲ راولپنڈی ڈویژن

(۳) سیکٹر نمبر ۳ سرگودھا ڈویژن

(۴) سیکٹر نمبر ۴ لاہور ڈویژن

(۵) سیکٹر نمبر ۵ ملتان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن

(۶) سیکٹر نمبر ۶ قلات ڈویژن، کوئٹہ ڈویژن اور قبائلی علاقے

(۷) سیکٹر نمبر ۷ کراچی ڈویژن، حیدرآباد ڈویژن اور خیرپور ڈویژن۔

آرڈر نمبر ۲

(ب) پاکستان آرمی کے مندرجہ ذیل کمانڈر اپنے سیکٹروں میں سب مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر مقرر کئے گئے ہیں جو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کہلائیں گے۔

سیکٹر نمبر ۱ ۔ میجر جنرل رحمان گل، ایس کیو اے، ایس کے، ایم سی

سیکٹر نمبر ۲ ۔ بریگیڈیئر معین الدین۔

سیکٹر نمبر ۳ ۔ بریگیڈیئر محمد بشیر

سیکٹر نمبر ۴ ۔ میجر جنرل خداداد ایس کے

سیکٹر نمبر ۵ ۔ میجر جنرل ابوبکر عثمان مٹھا ایس کیو اے ٹی پی کے

سیکٹر نمبر ۶ ۔ میجر جنرل لودھی، بخش علی ملک ایچ جے ٹی پی کے

سیکٹر نمبر ۷ ۔ میجر جنرل ریاض حسین ایس کے

(ج) مارشل لاء ایڈمنسٹریٹروں کو سب سیکٹروں کے لئے ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴